وزیراعلیٰ کرناٹک کو کے سی آر کیخلاف الزامات عائد کرنیکا کوئی حق نہیں

نظام آباد۔10/نومبر (سفیر نیوز) ایم ایل سی کے کویتا نے آج نظام آباد میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعلی کرناٹک سدا رامیا کو کے سی آر کیخلاف بے بنیاد الزامات عائد کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔انہوں نے کہا کہ کے چندر شیکھر راایک ایماندار، مقبول اور مدبر قائد ہیں جنہوں نے تلنگانہ کی ترقی کیلئے کوئی کسر باقی نہیں رکھی ۔انہوں نے کانگریس قائدین پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ترقی اور امن کے معاملہ میں تلنگانہ ریاست ملک بھر میں سرفہرست ہے۔کویتا نے واضح کیا کہ چیف منسٹر کے سی آر نے نہ صرف وعدوں کی تکمیل کی ہے بلکہ اس سے بڑھ کے انہوں نے کام کیا ہے۔ جب کہ کرناٹک میں صرف بیان بازی ہی چل رہی ہے۔انہوں نے بے بنیاد الزامات عائد کرنے سے قبل مناسب طریقہ سے اپنا ہوم ورک مکمل کرنے کا چیف منسٹر کرناٹک سدارامیا کو مشورہ دیا۔ایم ایل سی کویتا نے کہا کہ رعیتو بندھو دولت بندھو جیسی اسکیمات آج نہ صرف پورے ملک میں بلکہ پوری دنیا میں مقبولیت کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔تاہم کانگریس پارٹی تلنگانہ کے زرعی شعبہ کو ایک بار پھر پسماندگی کی جانب ڈھکیلنے کیلئے کوشاں ہے۔کے کویتا نے کہا کہ تلنگانہ میں جہاں ہر شعبہ آج ترقی کررہا ہے وہیں کانگریس دور حکومت میں بی سی ہاسٹل محدود تعداد میں تھے جبکہ بی آر ایس دور اقتدار میں بڑے پیمانے پر بی سی ہاسٹلس کا قیام عمل میں لانے کا سہرا بھی وزیراعلی کے سی آر کے سر جاتا ہے ۔ایم ایل سی نظام آباد نے کہا کہ مشن بھاگیرتا کے ذریعہ ریاست کے دور دراز کے دیہی علاقوں تک صاف وشفاف پینے کے پانی کی ہر گھر کو سربراہی کے ہدف کو تلنگانہ حکومت سے کامیابی سے مکمل کیا جبکہ کانگریس دور حکومت میں عوام دور دراز علاقوں کو جاکر ٹینکروں کے ذریعہ تکالیف کے ساتھ پانی حاصل کرتے ۔انہوں نے مزید کہا کہ ریاست تلنگانہ کو قومی سطح پر کئی ایوارڈس کا حصول اس بات کا ثبوت ہے کہ تلنگانہ نے ہر محاذ پر ترقی کے سنگ میل کو عبور کیا ہے ۔اس کے برعکس اگر ہم کانگریس زیر اقتدار ریاستوں کا جائزہ لیں تو ہمیں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ان حکومتوں نے پسماندہ طبقات کی ترقی و بہبود کیلئے کوئی اقدامات نہیں کئے ۔انہوں نے مزید کہا کہ کرناٹک ایک اچھی ریاست ہے لیکن وہاں اچھے قائدین کی ضرورت ہے ۔کویتا نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سدارامیا کا ہماری ریاست میں استقبال کرتے ہیں لیکن انہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہاں بے جا الزامات عائد کریں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس بی سی طبقہ سے تعلق رکھنے والے سیاسی قائدین کے کیریئر کو دفن کررہی ہے۔انہوں نے کہا کہ بی آر ایس حکومت پسماندہ طبقات کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے سب کا ساتھ دے رہی ہے۔مزید کہا کہ چیف منسٹر کے سی آر حلقہ اسمبلی کا ماریڈی سے مقابلہ کرنے پر بی سی طبقہ میں مسرت کی لہر دیکھی جارہی ہے۔ کیوں کہ عوام جانتے ہیں ان کی کامیابی سے نہ صرف کامارپڈی بلکہ نظام آباد بھی مزید ترقی حاصل کریگا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے حق رائے دہی کا بی آر ایس کے حق میں استعمال کریں اور کے سی آر کے ہاتھ مضبوط کریں تاکہ ریاست مزید ترقی حاصل کرسکے۔

تلنگانہ میں 13 نومبر کو دیوالی کی تعطیل

حیدرآباد ۔ 10/نومبر (سفیر نیوز) تلنگانہ میں دیوالی کی تعطیل میں تبدیلی کرنے کا حکومت نے اہم فیصلہ لیا ہے اس سلسلے میں جمعہ کو ایک اعلان کیا گیا۔ پیر کو دیوالی کی تعطیل کا اعلان کیا گیا۔ پہلے اعلان کے مطابق، حکومت نے 12 نومبر اتوار کو دیوالی کی تعطیل کا اعلان کیا ہے اور تازہ ترین احکام میں تعطیل کی تاریخ کو تبدیل کر کے 13 نومبر پیر کر دیا گیا ہے۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین، تنظیموں اور خانگی اداروں کو تبدیل شدہ چھٹی پر عمل درآمد کرنا ہوگا۔ تاریخ میں تبدیلی کے ساتھ ہی سرکاری اور خانگی اسکولوں اور کالجوں میں دوسرے ہفتہ 11) نومبر(، اتوار 12) نومبر (اور پیر 13) نومبر (کو تین دن کی تعطیلات ہوں گی۔

پوکسو کے تحت درج ایف آئی آر کا لعدم نہیں کیا جاسکتا: دہلی ہائیکورٹ

نئی دہلی۔10/نومبر (ایجنسی) دہلی ہائیکورٹ نے آج کہا کہ شکایت گزار کی ملزم کے ساتھ شادی سے اس کے خلاف قانون پوکسو2012 کے تحت درج کردہ ایف آئی آر کالعدم نہیں کیا جاسکتا۔ایف آئی آر کالعدم کرنے کیلئے ملزم کی جانب سے پیش کردہ درخواست کو جسٹس سدھیر کمار جین نے مسترد کرتے ہوئے قانون پوکسو کے دفعہ 6اور تعزیرات ہند کی دفعہ 376 کے تحت جرم کی سنگینی پر زور دیا۔ہائیکورٹ نے سپریم کورٹ کے فیصلوں کا حوالہ دیا۔جس میں تعزیرات ہند کے دفعہ 376 کے تحت جرائم پر روشنی ڈالی گئی اور ایسے جرائم کو فریقین کی جانب سے آپسی سمجھوتہ کی بنیاد پر کالعدم نہیں کیا جاسکتا۔مذکورہ ایف آئی آر متاثرہ لڑکی کی شکایت کے بعد سال 2020 میں درج کیا گیا تھا جسمیں ملزم پر کئی بار جنسی تعلقات کا الزام عائد کیا گیا جبکہ اسکی عمر 16 سال تھی اور اس کے نتیجہ میں وہ حاملہ ہوئی تھی۔

منی پور میں پھر تشدد

امپھال،10 نومبر (اے یو ایس) کئی مہینوں سے نسلی تشدد کا سامنا کررہی ریاست منی پور میں جمعہ کو ایک بار پھر تشدد اور فائرنگ کے واقعات پیش ا?ئے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق جمعہ کی صبح چراچاندپور، بشنوپور اور کانگ ضلع کی سرحد پر کوکی اور مشتبہ میتئی بدمعاشوں کے درمیان شدید گولی باری ہوئی جس سے علاقے میں خوف و دہشت پھیل گئی۔ حالانکہ اس تشدد میں فی الحال کسی ہلاکت کی اطلاع نہیں ہے،لیکن ماحول کشیدہ ضرور ہوگیا ہے۔تازہ فائرنگ اور تشدد کے بعد علاقے میں سیکورٹی فورسز کو الرٹ کردیا گیا ہے۔واقعہ کے تعلق سے ذرائع کا کہنا ہے کہ چراچاندپور، کانگ اور بشنوپور ضلعوں کی سرحد پر واقع عام علاقہ لیسنٹمپاک تانگخینگ لانگیون میں شدید گولی باری ہوئی۔

بی جے پی امیدواروں کی قطعی فہرست جاری

حیدرآباد۔10/نومبر (سفیر نیوز) تلنگانہ قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے بی جے پی نے جمعہ کے روز 14 امیدواروں پر مشتمل قطعی فہرست جاری کی ہے۔ پارٹی نے جن امیدواروں کا اعلان کیا ہے ان میں سینئر قائد وسابق ایم ایل سی، این رامچندر رارا کا نام شامل ہے۔انہیں یہاں حلقہ ملکاجگری سے پارٹی کا امیدوار بنایا گیا ہے۔فہرست کے مطابق جن قائدین کو ٹکٹ دیا گیا ہے،ان میں اے سری دیوی) حلقہ بیلم پلی(، ڈی پردیپ) پدا پلی(، ڈی راجیشورا) سنگاریڈی(، وائی سدرشن ریڈی) میڑچل(، روی کمار یادو) شیرلنگم پلی(، راہول چندرا) نامپلی(، کے مہندر) چندرائن گٹہ (، سری گنیش نارائن) سکندرآباد کنٹونمنٹ(، کونڈا پرشانت ریڈی) دیورکدرا(، انوگنا ریڈی) ونپرتی(، راجگو پال) عالم پور(، کے پلارا) نرسم پیٹ (اور پی وجئے راجو) حلقہ مدھیرا (شامل ہیں۔

سنگاریڈی میں بی جے پی امیدوار کو بی فام نہیں ملا

حیدرآباد۔10/نومبر (سفیر نیوز) بی جے پی امیدواروں کو ٹکٹ دینے کے اعلان کے بعد ان میں بی فام کی اجرائی نہ کرنے سے حلقہ اسمبلی سنگاریڈی میں ریٹرننگ آفیسر کے دفتر کے روبرو جذباتی مناظر دیکھے گئے۔بی جے پی کے امیدوار راجیشور را دیش پانڈے نے احتجاج منظم کرتے ہوئے بی جے پی قیادت پر اپنی ناراضگی اور برہمی ظاہر کی۔آج بی جے پی کی جانب سے جاری کردہ بی جے پی امیدواروں کی فہرست میں حلقہ اسمبلی سنگاریڈی سے راجیشور راو دیش پانڈے کو ٹکٹ دینے کا اعلان کیا گیا۔مگر انہیں بی فام (پارٹی کا اصلی امیدوار) نہ دینے سے انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔اس واقعہ کی اطلاع صدر بی جے پی تلنگانہ جی کشن ریڈی کو دیتے ہوئے وہ خوب روے اور بی فام نہ دینے پر خودکشی کرلینے کی دھمکی دی۔ واضح رہے کہ آج تلنگانہ اسمبلی انتخابات کیلئے پرچہ نامزدگی داخل کرنے کا عمل اختتام پذیر ہوا۔

مولانا میر عسکر علی موسوی کا انتقال پر ملال

حیدرآباد۔/10نومبر (راست) یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ دی جاتی ہیکہ جوان سالہ ملن سار عالم بہ عمل جتہ الاسلام مولانا میر عسکر علی موسوی ابن میر عابد علی موسوی مرحوم امام جماعت مسجد باغ زہراؓ مولاعلی ساکن حیدرنگر مکاجگیری کا آج انتقال ہوا۔غسل ونماز جنازہ مقبرہ حسینیہ مشیر جنگ دامن کوہ مولاعلی میں ادا کی گئی تدفین پنجہ مولاعلی میں عمل میں آئی۔مزید تفصیلات کیلئے ان نمبرات 9700750522/9885412314 پر ربط کرسکتے ہیں۔مولانا میر عسکر علی موسوی صاحب جوان سال عالم دین کے انتقال پر جناب سید جعفر حسین ایڈیٹر روزنامہ صدائے حسینی نے مولانا کے اچانک انتقال کو ملت کے لئے بڑا نقصان قرار دیا اور مولانا میر عسکر علی کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ جناب سید حامد حسین جعفری صدر تلنگانہ یوتھ کانفرنس نے بھی مولانا کے انتقال پر رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے پسماندگان کو تعزیت پیش کی۔

کانگریس کا مائنارٹی ڈیکلریشن بکواس، مضحکہ خیز

آئمہ وموذنین کو ہر ماہ 10 ہزار روپے اعزازیہ دینے تلنگانہ کے وزیر تارک راماراؤ کا وعدہ

حیدرآباد۔10/نومبر (سفیر نیوز) بی آر ایس کے کارگزار صدر کے ٹی راما رانے کہا کہ گزشتہ روز کانگریس کی جانب سے جاری کردہ مائنارٹی ڈیکلریشن کو بکواس کے ساتھ ساتھ مضحکہ خیز قرار دیا۔آج تلنگانہ بھون میں اقلیتی قائدین محمد محمود علی، محمد سلیم، مسیح اللہ خان، محمد امتیاز اسحاق ودیگر کے ساتھ کانگریس کے مائنا ریٹی ڈیکلریشن پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کے ٹی راما رانے کہا کہ دستور کے لحاظ سے مسلمان، عیسائی، سکھ، بدھ مت اور جین مت کو اقلیتی طبقہ کا درجہ حاصل ہے۔کانگریس اگر مسلمانوں کی پسماندہ طبقات کے ساتھ مردم شماری کراتی ہے تو مسلمان اقلیتی درجہ سے محروم ہوجائیں گے۔ اقلیتی اداروں کا وجود ختم ہوجائے گا۔اس کے علاوہ پسماندہ طبقات اور مسلمانوں کے درمیان ٹکرا کی صورتحال پیدا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس نظریات سے متاثر پردیش کانگریس کے صدر نے بی جے پی کے اشاروں پر اس ڈیکلریشن کو تیار کیا ہے۔ کے ٹی راما رانے کہا کہ جس طرح بی جے پی پسماندہ مسلمان، پسماندہ مسلمان کا راگ الاپتی رہتی ہے، ویسی ہی کوشش کانگریس بھی کررہی ہے جس سے مسلمانوں کو فائدہ تو نہیں ہوگا مگر زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ سالانہ بجٹ میں اقلیتوں کیلئے 4000 کروڑ روپے مختص کرنے سے متعلق کانگریس کے وعدہ بغیر سوچے سمجھے کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ جس لحاظ سے تلنگانہ کی آمدنی اور بجٹ میں اضافہ ہورہا ہے قوی امکان ہے کہ آئندہ بجٹ میں اقلیتوں کے حصہ تقریبا 5000 کروڑ روپے رہے گا۔اب اگر کانگریس 4000 کروڑ دینے کا وعدہ کرتی ہے تو یہ اقلیتی طبقات کے ساتھ مذاق کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کارگزار صدر بی آر ایس نے کہا کہ 14-2003 تک کانگریس حکومت نے متحدہ آندھرا پردیش میں اقلیتوں کی ترقی کیلئے بجٹ میں سے صرف 930 کروڑ روپے خرچ کئے تھے۔ جبکہ 23-2014 تک ریاست تلنگانہ میں بی آر ایس حکومت نے 10,140 کروڑ روپے خرچ کئے۔ کے ٹی راما رانے کہا کہ کرناٹک اور راجستھان جہاں کانگریس کی حکومتیں ہیں، اقلیتوں کے لئے بجٹ میں مختص کردہ رقومات بالترتیب 2100 کروڑ اور 1900 کروڑ ہے۔جو کہ کانگریس ان بڑی ریاستوں میں اقلیتوں کیلئے بجٹ میں اضافہ نہیں کررہی ہے اور وہ یہاں تلنگانہ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتی ہے۔مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتی ہے۔ آئمہ و موذنین کیلئے دس ہزار روپے ماہانہ کا وعدہ کیا گیا جبکہ ہم پہلے ہی سے پانچ، پانچ ہزار روپے دے رہے ہیں اور نئی حکومت میں یہ رقم کو یقینی طور پر دگنا کردیا جائے گا۔ 12 فیصد تحفظات کی فراہمی کے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے کے ٹی راما رانے کہا کہ 2017 میں ریاستی اسمبلی نے اقلیتوں کو 12 فیصد تحفظات کی فراہمی کیلئے قرار داد منظور کرتے ہوئے مرکز کو روانہ کیا گیا تھا مگر مرکزی حکومت کا اقلیتوں اور تلنگانہ کے ساتھ رویہ آپ کے سامنے ہے۔ہم نے بارہا کہا کہ مسلمانوں کو تحفظات، مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ معاشی بنیاد پر ہے۔انہوں نے کہا کہ 2024 میں مرکز میں ایک سیکولر حکومت آئیگی اور اس حکومت میں بی آر ایس کا اہم رول رہے گا۔اس وقت ہم اس مسئلہ کا حل دریافت کریں گے۔کانگریس ڈیکلریشن میں اوور سیز اسکالرشپ اور شادی مبارک جیسی اسکیمات کا ذکر کرتے ہوئے کے ٹی راما را نے کہا کہ ہم بیرونی ممالک میں حصول تعلیم کیلئے 20 لاکھ کی مالی مدد فراہم کررہے ہیں اور کانگریس صرف 5 لاکھ روپے دینے کا وعدہ کررہی ہے۔شادی مبارک کیلئے اب تک 2330 کروڑ روپے جاری کرتے ہوئے 2,70,000 بہنوں کی شادیوں میں مالی مدد دی ہے۔ہم نے اپنے وعدوں سے زیادہ دیا۔ 205 ٹمریز اسکولس، 204 ٹمریز جونیر کالجس قائم کئے گئے اور بی آر ایس کی بھروسہ اسکیم کے تحت اور مزید زیادہ دیا جائے گا۔انہوں نے کانگریس اور بی جے پی کو ایک ہی سکہ کے دو رخ قرار دیتے ہوئے کہا کہ راجہ سنگھ، بنڈی سنجے اور ڈی اروند جیسے فرقہ پرست قائدین کے خلاف کمزور امیدوار ٹھہرائے گئے۔ایسا ان قائدین کی کامیابی کے لئے راہ ہموار کرنے کیلئے دانستہ طور پر کیا گیا اور دوسری طرف اقلیتوں سے برائے نام محبت کا اظہار کیا جارہا ہے۔کے ٹی راما رانے کہا کہ کانگریس کے پاس کچھ نیا نہیں ہے۔ چونکہ کانگریس بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ اس نے اقلیتوں کو گمراہ کرنے کے خاطر ہاف بیکڈ کیک ادھا پکا ہوا کیک سامنے رکھ دیا۔

الیکشن سے قبل دھرانی پورٹل انتخابی مسئلہ کے طور پر ابھرا

حیدرآباد ۔ 10/نومبر (سفیر نیوز) دھرانی، جو ایک مربوط اراضی مینجمنٹ سسٹم ہے جسے بی آر ایس حکومت نے متعارف کرایا ہے۔تلنگانہ میں سیاسی جماعتوں کیلئے تنازعہ کا مرکز بنتا جارہا ہے اور دھرانی پورٹل 30 نومبر کے اسمبلی الیکشن سے قبل ایک انتخابی مسئلہ کے طور پر ابھر رہا ہے۔ چیف منسٹر کے چندر شیکھر را کی زیر قیادت حکومت نے اکتوبر 2020 میں اس دھرانی پورٹل کو متعارف کرایا تھا۔ جس کا مقصد اراضی کے انتظامیہ میں اصلاحات لانا اور رجسٹریشن کیلئے ون اسٹاپ حل تلاش کرنا تھا۔ ریاستی حکومت، اپنی اختراعی اسکیم رعیتو بندھو کے تحت کسانوں کو مالی امداد کی فراہمی کیلئے حقیقی استفادہ کنندگان کی نشاندہی کیلئے اس پورٹل کا استعمال کررہی ہے۔ تاہم جس دن یہ پورٹل لانچ ہوا، تب سے یہ پورٹل، اپوزیشن جماعتوں کیلئے تنازعہ کا شکار رہا۔اپوزیشن نے الزام عائد کیا کہ حکمراں جماعت، اراضیات ہتھیانے کے لئے اس پورٹل کو استعمال کررہی ہے اور بی آر ایس نے اس منصوبہ کو ترقی پسند اصلاحات کا لیبل لگا کر اپوزیشن کے الزامات کا جواب دیا ہے۔بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا سے کانگریس کے سابق صدر راہول گاندھی تک کے قائدین نے کئی ریالیوں اور پروگراموں میں دھرانی پورٹل کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے اس حصہ کے طور پر چیف منسٹر کے سی آر نے کہا کہ لینڈ ٹرانزکشن میں دھرانی پروجیکٹ درمیانی افراد کے رول کو ختم کرتا ہے۔بی جے پی اور کانگریس دونوں جماعتوں نے برسراقتدار آنے پر دھرانی پروگرام کو برخاست کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جے پی نڈا نے جون میں ناگرکرنول میں ایک ریالی سے خطاب کرتے ہوئے الزام عائد کیا تھا کہ دھرانی پورٹل، اراضیات ہتھیانے اور فنڈس چھیننے کا ذریعہ بن گیا ہے انہوں نے الزام عائد کیا کہ چیف منسٹر کے سی آر کی پارٹی کے ارکان، غریب کسانوں کی اراضیات پر قبضہ کرتے ہوئے اس سے حاصل ہونے والی رقومات سے اپنے جیب بھر رہے ہیں۔ انہوں نے تیقن دیا کہ برسراقتدار آنے کے بعد بی جے پی دھرانی پورٹل برخاست کردے گی۔انہوں نے کہا کہ کسانوں نے بھی دھرانی پورٹل کے خلاف شکایت کی ہے۔گذشتہ سال ایک جلسہ عام میں راہول گاندھی نے بھی دھرانی پورٹل کو ایک جدید کریمنل نظام قرار دیا جس کی مدد سے ہزاروں دلتوں، آدی واسی اور دیگر پسماندہ طبقات کے افراد کو اپنی زمینات سے محروم کیا جارہا ہے۔ پولیس کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کے سی آر نے دعوی کیا کہ دھرانی پورٹل سے کسان، اپنی اراضیات پر اپنا قبضہ رکھے ہوئے ہیں۔ اگر یہ پورٹل نہیں ہوتا تو دفتر شاہی کے ملازمین لینڈ ریکارڈز اور رجسٹریشن کو تباہ کردیتے۔ ان کا کہنا ہے کہ دھرانی پورٹل کی مدد سے کسان، صرف اپنے انگوٹھے کے نشان سے اراضیات خرید اور فروخت کرسکتے ہیں۔ نلگنڈہ کے ایک کسان نے اپنا نام نہ بتانے کی شرط پر کہا کہ اگرچیکہ دھرانی پورٹل کے چند فوائد بھی ہیں مگر اس پورٹل میں فنی پیچیدگیوں کے سبب کسانوں کو مسائل کا سامنا ہے۔ ان پیچیدگیوں کی وجہ سے اپنے ریکارڈز کا اپڈیٹ کرانے میں تاخیر ہورہی ہے۔

جناب حیدر علی نائک کے فرزند جنید علی رضا نائک کی شادی کے موقع پر پالکی فنکشن ہال' عرب محلہ' راچکونڈا کرناٹکا میں لی گئی تصویر میں جناب سید جعفر حسین ایڈیٹر روزنامہ صدائے حسینی وسفیر ٹی وی، جناب معین علی حسین نائک، جناب افضل علی نائک، سید عبداللہ حسین، سید احمد حسین، سید ابراہیم حسین وردیگر دیکھے جاسکتے ہیں۔

چیف منسٹر کرناٹک نے کانگریس کا بی سی ڈیکلریشن جاری کیا

حیدرآباد۔10/نومبر (سفیر نیوز) تلنگانہ میں کانگریس نے پسماندہ طبقات) بی سی (کی بہبود کیلئے ہر سال 20 ہزار کروڑ روپے خرچ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔آسمبلی انتخابات میں کامیابی کی صورت میں کانگریس، بی سی طبقات کی بہبود کیلئے سالانہ 20 ہزار کروڑ روپے اور پانچ برسوں میں ایک لاکھ کروڑ روپے بی سی بہبود کیلئے خرچ کرنے کا وعدہ کیا۔کرناٹک کے چیف منسٹر سدا رامیا نے جمعہ کے روز کامارپڈی میں بی سی طبقات کی بہبودی اسکیمات پر مشتمل بی سی ڈیکلریشن کی رسم اجرائی انجام دی۔بی سی ڈیکلریشن میں یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ برسراقتدار آنے کے 6 ماہ کے اندر ذات کی رائے شماری کرانے اور بی سی کمیشن کی رپورٹ کی اساس پر بی سی تحفظات میں اضافہ کیا جائے گا۔ڈیکلریشن میں مزید بتایا گیا ہیکہ ادارہ جات مقامی میں بی سی تحفظات 23 فیصد سے بڑھا کر 42 فیصد کئے جائیں گے۔ ہر منڈل میں نوودیالیہ کے طرز پر ایک گورو کل قائم کیا جائے گا اور ہر ضلع میں ایک ڈگری کالج بھی قائم کیا جائے گا۔

عوام، کربیٹ بی آر ایس کو اقتدار سے بیدخل کرنے تیار: سدارامیا

کامارپڈی ۔10/نومبر (سفیر نیوز) تلنگانہ کے عوام، چیف منسٹر کے سی آر کی زیر قیادت کرپٹ بی آر ایس حکومت کو اقتدار سے بیدخل کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کرناٹک کے چیف منسٹر سدا رامیا نے جمعہ کے روز کامارپڈی میں کانگریس کے بی سی ڈیکلریشن کے سلسلہ میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بدعنوانیوں سے جمع کردہ رقومات سے دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کی بی آر ایس کی سازش کو عوام ناکام بنادیں گے۔عوام بی آر ایس کو اقتدار سے بیدخل کرنے کیلئے کوشاں ہیں، انہوں نے بی آر ایس کو بی جے پی کی بی ٹیم قرار دیا اور کہا کہ تلنگانہ کے عوام، چیف منسٹر اور انکی پارٹی کو مناسب سبق سکھائیں گے۔انہوں نے کہا کہ تلنگانہ میں برسراقتدار آنے کے بعد 100 دنوں کے اندر ریاست میں 6 گیارنٹیز کو نافذ کیا جائے گا۔ وزیراعظم نریندر مودی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کرناٹک کے چیف منسٹر سدا رامیا نے کہا کہ مودی حکومت نے ملک کو 125 لاکھ کروڑ روپے کا مقروض بنا دیا ہے۔عمران پرتاپ گڑھی ایم پی نے کامارپڈی سے چیف منسٹر کے سی آر کے خلاف الیکشن لڑنے کے ریونت ریڈی کے فیصلہ کی ستائش کی۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے بہتر مستقبل کیلئے کانگریس کو ریاست میں برسراقتدار لائیں۔انہوں نے الزام عائد کیا کہ چیف منسٹر چندر شیکھر رانے اپنے بیٹے کو چیف منسٹر بنانے میں تعاون کیلئے نریندر مودی سے ملاقات کی تھی۔انہوں نے تلنگانہ کے انتخابات کو 2024 کے پارلیمانی انتخابات کا سیمی فائنل قرار دیا۔نریندر مودی اور چندر شیکھر رادونوں جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔انہوں نے ریونت ریڈی کی قیادت میں مائنا ریٹی ڈیکلریشن کی ستائش کی۔ انہوں نے کانگریس پارٹی کو مسلم امیدواروں کو ملک کے اعلی عہدوں پر فائز کرنے والی پارٹی قرار دیا۔ انہوں نے ریونت ریڈی تلنگانہ کے مستقبل کو درخشاں بنانے والا قائد قرار دیا۔اس موقع پر محمد علی شبیر، پروفیسر کودنڈا رام، پریمیشور و زیر داخلہ کرناٹک، مانک را ٹھاکرے، سید یوسف علی و دیگر موجود تھے۔ قبل ازیں صدر پردیش کانگریس اے ریونت ریڈی نے حلقہ اسمبلی کامارپڈی سے پرچہ نامزدگی داخل کیا۔انہوں نے ریٹرننگ آفیسر کو پرچہ نامزدگی کے سیٹ حوالہ کئے۔ اس موقع پر چیف منسٹر کرناٹک سدا رامیا، پرتاپ کڑھی اور دیگر موجود تھے۔

'ہندوتوا' کی حفاظت کیلئے گائیڈ لائن جاری کرنیکا مطالبہ کرنے والی عرضی سپریم کورٹ سے خارج

نئی دہلی،10 نومبر (اے یو ایس) ہندوستان میں ہندوتوا کی حفاظت کے لیے گائیڈ لائن جاری کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک عرضی سپریم کورٹ میں داخل کی گئی تھی جس پر جمعہ کے روز سماعت ہوئی۔عدالت عظمیٰ نے اس عرضی کو خارج کردیا ہے اور عرضی دہندہ کے سامنے کچھ اہم باتیں بھی رکھی ہیں۔دراصل عرضی میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ سپریم کورٹ مرکزی حکومت کو ہدایت دے کہ وہ ہندوستان میں ہندوتوا کی حفاظت کے لیے گائیڈ لائن جاری کرے۔جسٹس سنجے کشن کول کی صدارت والی بنچ نے اس عرضی سے متعلق کہا کہ ''اس طرح تو کوئی کہے گا کہ اسلام کی حفاظت کریں، اور کوئی کہے گا کہ عیسائی مذہب کی حفاظت کریں۔'' واضح رہے کہ عرضی اتر پردیش کے ایک باشندے نے داخل کی تھی۔

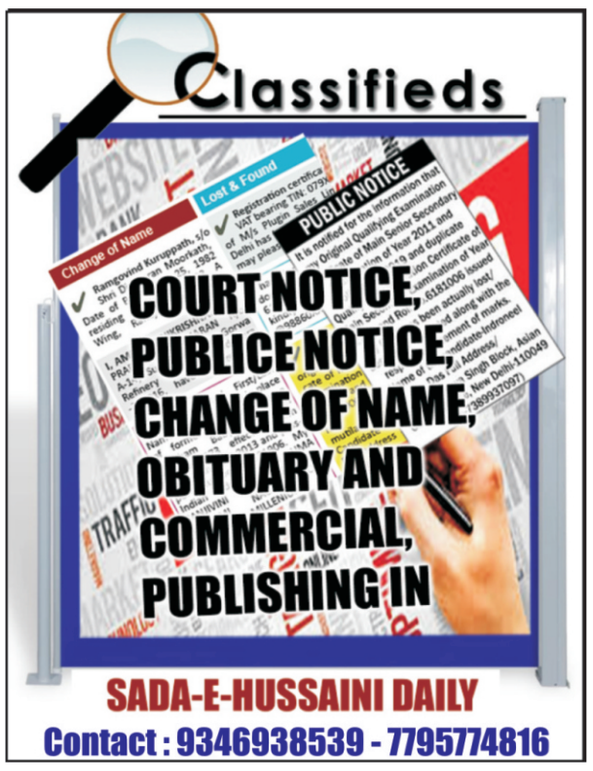

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر و مالک سید جعفر حسین نے روزنامہ 'صدائے حسینی' کو سری سائی انٹر پرائزیز، پلاٹ نمبر 19، آئی ڈی اے بالانگر آر آر ڈسٹرکٹ، تلنگانہ 037 500 (انڈیا) سے چھپوا کر 18-7-306/146، امان نگر (اے) سے شائع کیا۔ رجسٹرڈ نمبر: RNI No.APURD/2009/30780، پوسٹل رجسٹریشن نمبر HSE/910/213/215۔